السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اٹھارہ سال کا ایک نوجوان ہوں ۔ میں تین سال سے مخفی عادت (مشت زنی) میں بتلا ہوں کہ اس میں مجھے لذت محسوس ہوتی ہے ۔ لیکن اکثر وبیشتر مجھے اس سے ندامت ہوتی ہے اور ضمیر ملامت کرتا ہے ۔ اس بری عادت کے بعد میں کبھی تو غسل کرلیتا ہوں اور کبھی غسل بھی نہیں کرتا خصوصا موسم سرما میں جب سردی زیادہ ہوتی ہے میں غسل نہیں کرتا اور اب یاد نہیں کہ غسل کے بغیر میں نے کتنی نمازیں پڑھی ہیں ۔ رمضان 1402ھ میں دن کے وقت روزے کی حالت میں بھی یہ کام کرتا رہا ہوں ۔ کیا اس سے نماز اور روزے پر کوئی اثر پڑے گا ؟ کیا منی پاک ہے ؟ میں نے ایک حدیث سنی ہے ، جسمیں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر ادا فرمارہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے کپڑے سے مادہ منویہ کھرچ رہی تھیں ؟ براہ کرم میری راہنمائی فرمائیں ، اللہ تعالی آپ کو توفیق عطا فرمائے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مخفی عادت یعنی مشت زنی انتہائی بدترین عادت ہے ۔ اہل علم نے اسے حرام قرار دیا اوراس کی حرمت پر حسب ذیل ارشاد باری تعالی سے استدلال کیا ہے :

وَالَّذينَ هُم لِفُروجِهِم حـٰفِظونَ ٥ إِلّا عَلىٰ أَزوٰجِهِم أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُهُم فَإِنَّهُم غَيرُ مَلومينَ ٦ فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذٰلِكَ فَأُولـٰئِكَ هُمُ العادونَ ٧ ... سورة المؤمنون

اور وہ جواپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگراپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جوان کا ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اور جوان کے سوا اوروں کے طالب ہوں تو وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں ۔''

اس عادت میں بتلا انسان کو بہت سے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہذا آپ کے لیے واجب ہے کہ اللہ تعالی کے سامنے اس عادت سے توبہ کریں اور آئندہ اس سے اجتناب کریں ۔ رمضان کے جن دنوں میں اس خبیث عادت کے مطابق عمل کیا تو ان دونوں کے روزوں کی قضاء دیں نیز ان نمازوں کی بھی قضاء دیں جنہیں غسل جنابت کے بغیر پڑھا تھا اور اگر ان نمازوں اور روزوں کی صحیح صحیح تعداد یاد نہ ہو تو ظن غالب مطابق قضاء دینا کافی ہو گا ۔ جہاں تک منی کا تعلق ہے تو وہ علماء کے صحیح قول کے مطابق پاک ہے ۔ کپڑے کو لگ جائے تو مستحب یہ ہے اسے دھوکر یا کھرچ کر اس کے نشان کو زائل کر دیا جائے البتہ اسے دھونا افضل ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص486

محدث فتویٰ